نام : وحید صدف

سبجیکٹ : اسلامیات (4)

سوال نمبر 1 :

اسلام میں گڈ گورننس احکامات الٰہی پر مبنی ہے۔ اس کی خصوصیات کو واضح کریں۔

تعارف :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک ایک مثالی طرزِ حکومت احکامات الٰہی پر مبنی ہے۔ اور ایک اسلامی ریاست میں اختیارِ اعلیٰ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ اسلام کے مطابق ایک مثالی طرزِ حکومت کی مختلف خصوصیات ہیں۔ اسلام نے مثالی طرزِ حکومت میں رشوت کی ممانعت کی ہے۔ بالکل اسی طرح سے تحائف لینے کی بھی منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سے اسلام نے ناجائز ذرائع سے مال کی وصولی کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مثالی طرزِ حکومت میں ظلم سے اجتناب پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس بارے میں سخت وعید ہے۔ اخلاقِ حسنہ بھی مثالی حکومت کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ اسی طرح سے سائلین کی مالی اعانت کا بھی حکم ملتا ہے۔ مشاورت، ذمہ داری کا احساس، قوت کا صحیح استعمال اور حاجت روائی اور خبرگیری بھی اسلام کے گڈ گورننس کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ایک مثالی طرزِ حکومت کے قیام کو یقینی بنائیں۔

اسلام میں گڈ گورننس کی خصوصیات :

1 : رشوت سے ممانعت :

ایک مثالی طرزِ حکومت میں اسلام نے رشوت کی ممانعت کی ہے۔ رشوت کی وجہ سے حق دار کا حق کھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رشوت لینے سے برائیوں کو جنم ملتی ہے۔ ہمارے نبی پاک ﷺ نے بھی رشوت کی ممانعت

بیزور دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ

"رسول ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔"

(طبرانی حدیث نمبر: 2026)

اسی طرح سے قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے سے منع فرمایا ہے۔

"یہ جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں اور رشوت کا مال (حرام) کھانے والے ہیں۔"

(سورۃ المائدہ: 42)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مثالی طرز حکومت کو رشوت جیسی لعنت سے پاک ہونا چاہیے۔

5: ظلم سے اجتناب:

ایک مثالی طرز حکومت میں ظلم سے اجتناب کا درس ملتا ہے۔ اسلام سرکاری عہدہ داروں کو اپنے ظلم کرنے سے منع کرتا ہے۔ کچھ لوگ اپنے سرکاری منصب کا غلط استعمال کرتے ہیں اور لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اسلام نے اس چیز کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"ظلم آخرت کی تاریکیوں کا موجب ہے۔"

(جامع الترمذی 2030)

ایک سرکاری عہدہ دار کے لیے ضروری ہے کہ جو ذمہ داریاں اسکو سونپی گئی ہیں وہ انکو خوش اسلوبی سے نبھائے لیکن اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا تو وہ ظلم کا مرتکب ہوگا۔

3: سائلین کی مالی اعانت:

ایک مثالی طرزِ حکومت میں سائلین کی مالی اعانت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ سائلین کی مالی مدد کرنا بھی ایک اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ نے کسی شخص کو نعمت سے نوازا ہو اور لوگوں کی حاجتیں اس سے منسلک کر دیں اور اگر اس نے ان کی اکتاہٹ کے بعد کا ہو جائے گی تو وہ اپنی نعمت کو زوال کا شکار بنائے گا۔"

(المعجم حدیث نمبر: 7529)

بالکل اسی طرح سے سائلین کی مالی مدد کے حوالے سے ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اس لیے نعمتوں سے نوازتا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کی مدد کریں۔ اور وہ تب تک ان نعمتوں میں رہتے ہیں جب تک وہ ضرورت مندوں پر اپنی نعمتیں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جب یہ ہاتھ روک لیتے ہیں تو اللہ ان کو دوسری طرف منتقل کر دیتا ہے۔"

(بخاری حدیث نمبر 7151)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سائلین کی مالی مدد کرنا مثالی طرزِ حکومت کی ایک خصوصیت ہے۔

4: ذمہ داریوں کا احساس:

اسلام کی مثالی طرزِ حکومت کی ایک اہم خصوصیت ذمہ داری اور جوابدہی کا احساس ہے۔ سرکاری عہدیداروں کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے۔ اسلام مسلمانوں کو بتاتا ہے کہ کس طرح سے انہیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجنا چاہا تو حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ ~~وہ~~ میں نوجوان ہوں اور مجھے بہت سے لوگوں کے فیصلے کرنے ہوں گے "اے رسول اللہ میری عمر بہت کم ہے اور میں فیصلہ..."

اور معاملے کا فیصلہ کرنا نہیں جانتا" تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم دو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو ایک دوسرے
کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا
عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے. حضرت علیؓ
فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں قاضی بن گیا."

(ترمذی حدیث نمبر 1331)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مثالی طرز حکومت میں سرکاری عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کا ~~احساس~~ بخوبی اندازہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھا سکیں.

5: مشاورت:

مثالی حکمرانی کے لیے مشاورت ایک اہم خصوصیت ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی اہم معاملات میں صحابہ کرامؓ سے مشاورت کیا کرتے تھے. اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں مشاورت کا حکم دیا ہے.

وشاورھم فی الامر (سورۃ آل عمران: 159)

"اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کر لیا کرو."

اسی طرح سے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں."

(سورۃ الشوریٰ: 13)

اسی طرح سے موجودہ دور کے عہدیداروں کو بھی چاہیے کہ وہ اہم امور میں ایک دوسرے سے مشاورت کر لیا کریں.

6- حسنِ اخلاق:

مثالی حکمرانی کی ایک نمایاں خصوصیت حسنِ اخلاق بھی ہے۔ اسلام نے ہمیشہ حسنِ اخلاق کا درس دیا ہے۔ اسی طرح سے مثالی طرزِ حکومت میں بھی اعلیٰ اور حسنِ اخلاق کا رویے کا درس دیا ہے۔ اچھے اور حسنِ اخلاق کی وجہ سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حسنِ اخلاق کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"لوگوں سے اچھی باتیں کرنا"

(سورۃ البقرۃ: 83)

اسی طرح سے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی حسنِ اخلاق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔"

(طبرانی حدیث نمبر 5541)

7- وقت کا صحیح استعمال:

وقت کا صحیح استعمال بھی ~~اسلام~~ مثالی طرزِ حکومت کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ تمام عہدیداران کو ~~وقت~~ اپنے کام کے اوقات میں اپنے ذاتی کام نہیں کرنے چاہییں۔ اس کے علاوہ صاحبِ اقتدار کو چاہیے کہ وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے مقررہ وقت پر دفتر پہنچے اور مقررہ وقت سے پہلے کام چھوڑ کر نہ جائے۔ اس بارے میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

~~"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے~~

"جس شخص نے مسلمانوں کے اجتماعی امور کی ذمہ داری قبول کی اور ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی اور اپنے آپ کو اس طرح نہ تھکایا جس طرح وہ ذاتی کاموں میں اپنے آپ کو تھکاتا ہے تو اللہ اس شخص کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔"

(طبرانی حدیث نمبر 513)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام کا مثالی طرزِ حکومت حکام، اہلکاروں اور دیگر صاحبِ اختیار کو اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے۔

8۔ حاجت روائی اور خیر خواہی:

مثالی طرزِ حکمرانی کی ایک اہم خصوصیت ہے کہ اس میں لوگوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا سلوک روا رکھا جائے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوی (المائدہ: 02)

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

بالکل اسی طرح سے نبی پاک ﷺ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

"جو حکمران مصیبت زدوں، کمزوروں اور ضرورت مندوں پر اپنے دروازے بند کرے گا تو اللہ اس کی حاجت اور مصیبت کے وقت آسمان کے دروازے اس پر بند کرے گا۔"

(جامع الترمذی حدیث نمبر 1332)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام مثالی طرزِ حکومت میں بھلائی، نیکی، پرہیزگاری اور خیر خواہی کا حکم دیتا ہے۔

خلاصہ بحث:

مختصراً یہ کہ اسلام کا مثالی طرزِ حکومت ایک مکمل حکمت عملی ہے۔ جس میں احکاماتِ الٰہی کا درس ملتا ہے۔ اگر مسلمان مثالی حکمرانی کی طرز پر اپنے منصب کا صحیح استعمال کریں تو معاشرے میں سے اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے۔ اسلام کے مثالی طرزِ حکمرانی کی خصوصیات میں رشوت کی ممانعت، ظلم سے اجتناب، حسنِ اخلاق، وقت کا صحیح استعمال، حاجت روائی اور خیر خواہی، مساوات، سادگی، عدل و انصاف، مشاورت اور ذمہ داری کا احساس شامل ہے۔